اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم شنبہ (ہفتہ)
۱۷ ربیع الاول ۱۳۶۹ھ
شرح چندہ: سالانہ ۲۱ روپے، ششماہی ۱۱ روپے، سہ ماہی ۶ روپے، ماہوار ۲ ½ روپے، فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳۸/۴	۷ صلح ۱۳۲۹ ہش	۷ جنوری ۱۹۵۰ء	نمبر ۴

نارائن گنج میں ۶۰ ہزار من خام پٹ سن جل کر راکھ ہو گئی

ڈھاکہ ۶ جنوری۔ آج تیسرے پہر کی ایک خبر کے مطابق نارائن گنج کی میسرز کملا جوٹ بیلنگ کمپنی میں ۶۰ ہزار من خام پٹ سن جل کر خاکستر ہو گئی یہ آگ ایک بجے کے قریب لگی اور متواتر ۹ گھنٹوں کی جان توڑ کوشش کرنے کے باوجود تا حال ڈھاکے اور نارائن گنج کے آگ بجھانے والے انجن اس پر قابو نہیں پا سکے یاد ہے کہ آج سے تین روز قبل بھی نارائن گنج میں تیس ہزار من خام پٹ سن نذر آتش ہو چکی ہے اور قریباً ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہوا پٹ سن کا ایک بہت بڑا بازار ڈھاکے میں جل کر راکھ ہو گیا تھا۔

افغانستان کے معاندانہ پراپیگنڈے کی سرحد اسمبلی میں مذمت

پشاور ۶ جنوری آج سرحد اسمبلی نے افغانستان کے پاکستان دشمن پراپیگنڈے کے خلاف ایک نہایت پرزور مذمت کی قرارداد پاس کی۔ وزیر اعظم نے افغانستان کے نام نہاد پٹھانستان کو خود افغانستان کے لئے نقصان دہ ثابت کرتے ہوئے کہا افغانستان کو اگر پٹھانوں کی بہبود اتنی ہی منظور ہے۔ تو وہ افغانی عوام کی ضروریات زندگی ہی پوری کر دکھائے۔ اس تحریک میں پیر شہنشاہ۔ میاں قاسم شاہ لالہ کوڑا رام۔ خان محمد اسلم خان میاں جلال الدین خاں اور خان عبدالرحمٰن خاں نے بھی حصہ لیا۔ لالہ کوڑا رام نے کہا در اصل مطلق العنان بادشاہ آنے والے جمہوری دور سے ڈر کر ملک کے عوام کی توجہ خارجی امور کی طرف لگا دینا چاہتے ہیں۔

کراچی ۶ جنوری آج پاکستان مجلس قانون ساز نے "مغربی پنجاب" کا نام "پنجاب" رکھنے کی منظوری دے دی۔

ریاستوں کے تین نمائندے

کراچی ۶ جنوری۔ پاک دستور ساز اسمبلی نے آج ریاستوں کی بات چیت کرنے والی کمیٹی کی سفارشات منظور کر لی ہیں اس سے بہاولپور اور خیرپور کی ریاستوں کو بالترتیب ایک ایک نشست ملی ہے اور بلوچستان کی ریاستوں کو ایک جگہ ملی ہے متعلقہ ریاستوں کو اپنے نمائندے مقرر کرنے کی تحریک کی گئی ہے رہنمائے ایوان مسٹر لیاقت علیخان نے بتایا کہ پاکستان کی ریاستیں اب جمہوری طریقوں میں معتد بہ ترقی کر چکی ہیں۔

لندن ۶ جنوری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوتا ہے کہ چین کے وسیع دیہاتی علاقوں کے انتظام میں اشتراکیوں کو شدید دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نئی حکومت کے اس اعلان سے کہ سماجی اصلاح کا کام پہلے شہریوں میں شروع کیا جائے۔ دیہاتیوں کی ہمدردی ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اسی خفگی کی وجہ سے بعض پرانے سپاہی جواب ڈاکو بن گئے ہیں دیہات کے علاقوں میں ادھر ادھر دہشت پسندی کرتے پھرتے ہیں

اخبار احمدیہ

مکرم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ کل طبیعت کچھ خراب تھی۔ اس وقت بہتر ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعودؑ میں دو خوشی کی تقریبیں

یہ خبر جماعت میں حقیقی خوشی سے سنی جائے گی کہ ان ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان میں دو خوشی کی تقریبیں پیش آئی ہیں۔

(اوّل) ۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ نے حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم و مغفور کی صاحبزادی سیدہ بشریٰ بیگم سلمہا کا نکاح پانچ ہزار روپیہ مہر پر لفٹننٹ سید سعید الحسن صاحب پسر سید ظہور الحسن صاحب مرحوم حال پشاور کے ساتھ پڑھا اور بعدہ ۳۰ دسمبر ۱۹۴۹ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ نے اپنی خاص دعاؤں کے ساتھ لڑکی کو رخصت فرمایا

(دوم) اس کے بعد ۲ جنوری ۱۹۵۰ء کی صبح کو خدا تعالیٰ نے حضرت سیدہ ام طاہر احمد مرحومہ مغفورہ کی صاحبزادی امۃ الباسط بیگم سلمہا کو پہلی لڑکی عطا کی۔ یہ بچی میر داؤد احمد صاحب پسر حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم و مغفور کی لڑکی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی نواسی ہے۔

ہم اس دہری خوشی کی تقریب پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور خاندان حضرت میر صاحب مرحوم کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ جہاں خدا تعالیٰ سیدہ بشریٰ بیگم سلمہا کی شادی کو اپنی رحمت اور برکت اور فضل سے نوازے وہاں سیدہ امۃ الباسط سلمہا کی نوزائیدہ بچی کو نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(ادارہ)

کراچی ۶ جنوری۔ امسال ۴۹۴۱۶ پاکستانی مسلمانوں نے فریضہ حج ادا کیا۔ ان میں سے ۱۴۵۵۲ حاجیوں نے سمندر کے راستے اور ۱۱۳۶ نے بذریعہ ہوائی جہاز اور باقی ماندہ نے خشکی کے راستے ارض مقدس کا سفر کیا۔

کراچی ۶ جنوری۔ دولت پاکستان بنک کی شرح میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور وہ بدستور ۳ فیصدی سالانہ ہے

لندن ۶ جنوری آئندہ ماہ اپریل میں امریکہ میں مردم شماری کا ادارہ ستر ھویں دہ سالہ مردم شماری کا کام شروع کرنے والا ہے (سٹار)

پاکستان کے خلاف افغانستان کے معاندانہ پراپیگنڈے نے اب نہایت تند شکل اختیار کر لی ہے

پشاور ۶ جنوری۔ کابل میں پاکستان دشمنی کا جو پراپیگنڈا عرصہ سے جاری ہے اب وہ ایک نہایت ہی تند شکل اختیار کر گیا ہے اور پشاور میں آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ اب افغانستان اور پاکستان کے تعلقات نہایت ہی کشیدگی میں ڈھلنے والے ہیں۔ پاکستانی سفیر مقیم کابل کا کراچی واپس بلایا جانا اس امر کا شاہد ہے کہ ان دونوں ہمسایہ ممالک کے تعلقات اب کس نہج پر ہیں۔ اور معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کا شعبہ امور خارجہ اب صورت حالات کا مکمل جائزہ لے گا۔ اس امر کے باوجود کہ پاکستان کی طرف سے اب تک برابر مصالحانہ مساعی جاری ہیں اور وہ ماہ اگست والے معاہدے پر کما حقہ عمل کرنے کے لئے ہر وقت مصالحانہ طور پر طیار رہا لیکن حکومت افغانستان برابر صوبہ سرحد کے لوگوں کو ابھارنے ورغلانے اور قبائلیوں کو پاکستان کے خلاف بھڑکانے کی پوری اور کھلم کھلا کوشش کرتی رہی ہے۔

اس معاندانہ پراپیگنڈے سے یہ بات پایہ تکمیل کو پہنچ گئی ہے کہ افغانستان جو بظاہر معاشی مراعات پاکستان سے مانگتا رہا ہے اس کا اصل مطالبہ یہ نہیں تھا۔ بلکہ در اصل وہ ڈیورنڈ لائن کو دوبارہ حد بندی چاہتا ہے۔ بلکہ اٹک تک کے علاقے کا مطالبہ کرتا ہے۔

یہاں مبصرین افغانستان کے اس پراپیگنڈے کو کشمیر کے معاملے کے ساتھ ملا کر دیکھتے ہیں کہ جس جس طرح پاک ہند تعلقات کشمیر کے معاملے میں صورت بدلتے رہے ہیں وہی رنگ اس کا پراپیگنڈا بدلتا رہا ہے (سول اینڈ ملٹری گزٹ)

پیرس ۶ جنوری۔ فرانس کے ذمہ دار پریس نے مصر کی انتخابات میں وفد پارٹی کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ اب مسٹر نحاس پاشا کی قیادت میں ایک پائدار اور مستحکم دور کا آغاز ہو گا۔ (اسٹار)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

کیا آپ کو معلوم ہے

کہ

(۱) بیرون پاکستان تبلیغ اسلام کی ذمہ داری تحریک جدید پر ہے

(۲) تحریک جدید بفضلہ تعالیٰ اس ذمہ واری کو احسن طور پر ادا کر رہی ہے۔ اس وقت اکناف عالم میں ۳۸ نہایت اہم مقامات پر تحریک جدید کے تبلیغی مشن قائم ہیں۔ جن میں تحریک جدید کے ۶۳ واقف زندگی سر بکف مجاہد دن رات تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں

(۳) تحریک جدید کے نظام کے ماتحت بیرونی تبلیغ کے لئے مزید مبلغین کی تیاری کیلئے جامعۃ المبشرین کا قیام معرض وجود میں لایا گیا ہے۔ متعدد مبلغین کو اعلیٰ تبلیغی ٹریننگ کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ جلد دنیا کے کناروں تک تبلیغ اسلام کے لئے پھیلا دیا جائے گا۔

(۴) تحریک جدید کی طرف سے دینی تعلیم کیلئے مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے متعدد طلباء کے نام تعلیمی وظائف جاری ہیں۔

(۵) تحریک جدید کی طرف سے دنیوی تعلیم کیلئے کالج کے متعدد طلباء کے نام تعلیمی وظائف جاری ہیں۔

(۶) تحریک جدید کے ماتحت سائنس کی اعلیٰ تعلیم کیلئے واقف زندگی مجاہدین کا ایک گروہ غیر ممالک میں بھجوایا جا چکا ہے۔

(۷) تحریک جدید کے ماتحت جماعت کی تجارتی اور صنعتی ترقی کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سکیم کے مطابق وکالت تجارت اور وکالت صنعت حرفت قائم ہے۔ جنکا کام تاجر اور صناع احباب کی تنظیم اور انکو اپنی تجارت اور صنعت کے فروغ کے لئے مفید مشورے دینا ہے۔

(۸) تحریک جدید کے لاکھوں روپے کی قیمتی اعلیٰ سائنٹیفک سامان سے لیس فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قادیان غیر کے ہاتھ میں چلے جانے کے باوجود اسی پیمانے پر لاہور میں دوبارہ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم کر دیا گیا ہے۔

(۹) تحریک جدید کو ان سکیموں کے چلانے کے لئے روپے کی ضرورت ہے۔ تحریک جدید کی آمد کا موجودہ بجٹ اسکے بڑھتے ہوئے اخراجات کو پورا کرنے سے قاصر ہے۔ پہلے سے شامل شدہ مخلصین کی قابل قدر قربانی کے باوجود اخراجات آمد سے زیادہ ہیں۔ دراصل اب اخراجات اسقدر بڑھ چکے ہیں کہ اس کیلئے نئے دوستوں کو تحریک جدید میں شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ تمام دنیا میں باثر تبلیغ کی ذمہ واری اٹھانا معمولی کام نہیں۔ اسکے لئے ضرورت ہے۔ کہ جماعت کا ہر فرد آگے آئے اور اپنے امام کے حضور اپنا مال پیش کر دے۔ کہ اسے حضور جس طرح چاہیں۔ تبلیغ اسلام کے لئے صرف فرمائیں۔ اس کیلئے ضرورت ہے ایسی ماؤں کی جو اپنی اولاد سے کہیں۔ کہ جاؤ اور جا کر تحریک جدید میں شامل ہو۔ اس کے لئے ضرورت ہے ایسی بیویوں کی جو اپنے خاوندوں سے کہیں کہ جاؤ اور جا کر تحریک جدید میں شامل ہو۔ اس کے لئے ضرورت ہے ایسے کام کرنے والے عہدیداروں کی جو جماعت کے ہر فرد کے پاس جائیں۔ اور اسے تحریک جدید میں شامل کریں۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۷ دسمبر ۱۹۵۰ء

خدائی مسلمان کی جناتی تشریحات

روزنامہ "احسان" نے بھی کل روزنامہ "زمیندار" کے تتبع میں "قادیانی کس کے وفادار ہیں" کے زیر عنوان ایک افتتاحیہ لکھ مارا ہے شاید یہ جتانے کے لئے کہ احمدیت دشمنی میں ہم بھی کسی سے پیچھے نہیں۔ اس افتتاحیہ کو پڑھ کر آدمی صرف ایک ہی نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے۔ کہ ایسے صحافیوں کی ذہنیت پر جتنا بھی ماتم کیا جائے تھوڑا ہے اول تو یہ عجیب بات ہے کہ حالانکہ شیخ بشیر احمد صاحب کا پیغام سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور میں بھی شائع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ الفضل میں شائع کیا گیا تھا۔ مگر زمیندار کی طرح "احسان" نے بھی انڈین یونین کے اخبار "اجیت" کے حوالہ ہی سے لکھنا زیادہ مناسب سمجھا ہے۔ خدا جانے کیوں؟ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا ایک معتدر روزنامہ کے افتتاحیہ نگار کا فرض نہیں ہے کہ وہ جس معاملہ کے متعلق لکھے پہلے ہر طرح سے اس کے متعلق اطمینان کر لے۔

بے شک شیخ بشیر احمد صاحب کوئی معمولی آدمی نہیں ہیں۔ اور بڑے معتمد ہیں۔ لیکن کیا آپ کے خیال میں "اجیت" بھی بڑا معتمد ہے۔ معلوم نہیں مقالہ نگار صاحب کا خیال اس طرف کیوں نہیں گیا۔ احسان کے نکتہ شناس مقالہ نگار صاحب فرماتے ہیں۔

> مرزا بشیر الدین صاحب کے پیغام میں دو ہی فقرے ہیں۔ لیکن دونوں ہی اپنے اندر مطالب و معانی کی ایک دنیا لئے ہوئے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ مدیر محترم ان دو فقروں کے مطالب و معانی کی دنیا میں سخت گھبرا گئے ہیں۔ اور گھبراہٹ میں جو کچھ نوک قلم پر آگیا سو آگیا۔ اتنی دنیا میں غور و خوض کی تو فرصت ہو نہیں سکتی۔ اور اگر جو کچھ آپ نے لکھ مارا ہے اس کو غور و خوض کا نتیجہ ہی سمجھا جانا ضروری ہے۔ تو پھر یہی کہنا پڑتا ہے کہ بہت دور کی سوجھی ہے یا بہت نزدیک کی؟ یہ دونوں فقرے جن سے مدیر محترم خوفزدہ سے ہو گئے ہیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) پاکستان کے قادیانی قادیان آنے کے لئے بے تاب ہیں"۔

(۲) وہ دن دور نہیں جبکہ دنیا میں خدا کی حکومت ہو گی اور شیطان کا دور ختم ہو جائے گا" یہ دونو فقرے "اجیت" ایڈیشن کے ہیں۔ بہرحال اگر ان فقروں کو بھی لیا جائے۔ تو خدا جانے ان میں وہ کونسا سانپ تھا کہ بس

> "کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی"

کا عالم یکدم طاری ہو گیا ہے۔

پہلے فقرہ کے متعلق آپ فرماتے ہیں۔

> اس کا صاف اور صریح مطلب یہ ہے کہ پاکستان کے قادیانی پاکستان کو اپنا وطن نہیں سمجھتے۔ بلکہ قادیان کو اپنا وطن سمجھتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ (احسان ۶ جنوری ۱۹۵۰ء)

ذرا افتتاحیہ نگار صاحب اتنا بتائیں کہ یہ جو چھوٹے بڑے مسلمان گھروں میں گلیوں میں بازاروں میں بیتاب ہو کر گاتے پھرتے ہیں۔ کہ ع

> میرے مولا بلا لو مدینے مجھے

اس کا صاف اور صریح مطلب کیا ہے؟ کیا یہی کہ وہ پاکستان کو اپنا وطن نہیں سمجھتے۔ اور مدینے کو اپنا وطن سمجھتے ہیں۔ اور پھر چند دن ہوئے جو مسلمانوں کا قافلہ سرہند شریف گیا تھا وہ یونہی چلا گیا تھا۔ وہاں جانے کے لئے مضطرب اور بے تاب نہیں تھا۔ کیا لاکھوں بلکہ کروڑوں پاکستانی مسلمان ایسے نہیں ہیں۔ جو نہ صرف مکہ مکرمہ مدینہ منورہ۔ اور کربلائے معلیٰ بلکہ اجمیر شریف، سرہند شریف وغیرہ مقامات مقدسہ جانے کے لئے بے تاب رہتے ہیں۔ کیا اس کا صاف اور صریح مطلب یہ ہے کہ وہ پاکستان کو اپنا وطن نہیں سمجھتے بلکہ ان مقامات کو اپنا وطن سمجھتے ہیں۔

دوسرے فقرے کی تشریح میں تو مزاحیہ نگار صاحب نے حد ہی کر دی ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ ہوش کی تمام حدود کو پار کر گئے ہیں فرماتے ہیں:۔

> "اس کی تشریح مرزا صاحب نے نہیں فرمائی۔ لیکن معمولی سمجھ بوجھ کا آدمی بھی اس سے یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک پاکستان میں بھی خدائی حکومت نہیں ہے"

معمولی سمجھ بوجھ کی بجائے اگر بالکل عقل سے کورا کہا جاتا تو بات شاید کچھ بن جاتی۔ پاکستان میں خدا تعالے کی حکومت ہے یا نہیں لیکن "احسان" کا یہ مقالہ افتتاحیہ پڑھ کر اتنا ضرور واضح ہو جاتا ہے کہ "احسان" کے دفتر میں آجکل جنوں کا راج ہے۔ جو سیدھے سادھے فقروں کے جناتی معنے نکالنے میں مصروف ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو بھلا ۸۰ سالہ بوڑھے قادیانی یعقوب علی عرفانی صاحب (جواب قانوناً ہندوستانی باشندہ ہیں الفضل) کے اس فقرے سے کہ

> "ہمارے نبی کا حکم ہے حکومت وقت کی وفاداری کرو۔ اور یہ حکم ہمارے لئے قدرتی حکم ہے۔ قادیانی (بلا تخصیص اور بلا استثنائے احدے۔ احسان) ہندوستان کی حکومت کے ویسے ہی وفادار ہیں جیسا کہ کوئی دوسرا"۔ مندرجہ ذیل معنی نکال لینا کسی انسان کا کام نہیں۔
>
> "اس کا مطلب یہ ہوا کہ قادیانیوں کے نزدیک شیطانی حکومت ہندوستانی نہیں۔ بلکہ کوئی دوسری ہے۔ اگر ہندوستانی حکومت کو وہ شیطانی سمجھتے۔ تو وہ اس سے وفاداری کا اظہار کیوں کرتے"۔
>
> (احسان ۶ جنوری ۱۹۵۰ء)

یہ عجیب و غریب نتیجہ مقالہ نگار صاحب یونہی نہیں نکال سکتے تھے۔ اس لئے آپ کو خطوط وحدانی کا استعمال بھی کرنا پڑا۔ اور انہیں قادیانی کے لفظ کی اپنے جناتی رسم و رواج کے مطابق تخصیص بھی کرنی پڑی۔ یعنی اگر آپ تمام اخلاق کے اصولوں سے مبرا ہو کر احمدیوں کو قادیانی کہتے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی خواہ وہ پاکستان یا افریقہ یا یورپ کے ممالک یا چین یا جاپان یا امریکہ کے ممالک یا عرب کے ممالک کا باشندہ ہو۔ آپ کی دانست میں ہندوستان کا ہی باشندہ ہے۔ کیونکہ ۸۰ سالہ بوڑھے قادیانی (ہندوستانی الفضل) یعقوب علی عرفانی صاحب نے کہا ہے کہ چونکہ احمدی حکومت وقت کے وفادار ہوتے ہیں۔ اس لئے ہندوستان کے احمدی ہندوستان کے اسی طرح وفادار ہیں جس طرح ہندوستان کے دوسرے مسلمان یا کوئی دوسرے مذہب کا پیرو۔ اس لئے ہندوستانی حکومت شیطانی نہیں بلکہ کوئی دوسری (یہاں مقالہ نگار صاحب ذرا شرما گئے ہیں الفضل) ہے اگر ہندوستانی حکومت کو وہ شیطانی سمجھتے۔ تو وہ اس سے وفاداری کا اظہار کیوں کرتے۔ دیکھا کتنا جناتی قسم کا حسین استدلال ہے کہ جسکو پڑھ کر معمولی سمجھ بوجھ کے صحافی کی سمجھ بوجھ کی پسلی تو ٹوٹ ہی جاتی ہے اور ٹوٹتے وقت اس میں سے یہ چیخ نکلتی ہے۔

> بریں عقل و دانش بباید گریست

ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے جو اصول قائد اعظم نے بیان فرمایا تھا وہ یہ ہے کہ ان کو اپنے ملک کی حکومت کا وفادار بنکر رہنا چاہئیے۔ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی نے یہی اصول بیان کیا تھا جس کی جناتی تشریح احسان کے افتتاحیہ نویس نے اپنی جناتی سمجھ بوجھ کے مطابق احسان کے افتتاحیہ کالموں میں درج کر کے پاکستان کی صحافت کو چار چاند لگائے ہیں۔

یہ عجیب و غریب مقالہ نگار صاحب دنیا کے معنے میں پاکستان کو تو شامل کرتے ہیں۔ لیکن حکومت وقت کے معنے صرف ہندوستانی حکومت سمجھتے ہیں۔ درآنحالیکہ دنیا سے اس کو خارج خیال کرتے ہیں۔ خدا جانے انہیں انسانوں کی دنیا میں کون لے آیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ آپ آخر میں زمیندار کے تتبع میں حکومت سے بھی کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں فرماتے ہیں۔

> "اندریں حالات ہم حکومت پاکستان سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ ایسی واضح اور صاف باتوں۔ جماعت قادیان کے امام مطلق خلیفہ بشیر الدین محمد۔ کے ایسے پیغاموں شیخ بشیر احمد صاحب کی تقریر اور یعقوب علی عرفانی جیسے قادیانی شیوخ قادیان کے فتووں کی موجودگی میں وہ اس جماعت کے متعلق اپنے رویہ میں نظر ثانی کرنے پر آمادہ ہے یا نہیں؟ اب تک تو یہ ہوتا رہا ہے کہ الاٹمنٹوں کا بیشتر حصہ قادیانی حضرات کی نذر کیا جاتا رہا ہے مخلص اور پاکستان کے خدائی مسلمان گلیوں میں بازاروں میں اور سڑکوں پر دھکے کھاتے پھرتے ہیں"

ہمارا خیال ہے کہ شاید حکومت پاکستان ایسی واضح اور صاف باتوں کا کوئی جواب نہیں دے سکتی۔ کیونکہ حکومت پاکستان کے ارکان محض انسان ہیں۔ اس لئے وہ جناتی تشریحات کو نہیں سمجھ سکتے لیکن ہمیں مخلص اور پاکستان کے خدائی مسلمان فرقہ سے ضرور ہمدردی ہے۔ اس لئے ہم حکومت سے سفارش کرتے ہیں کہ زمیندار کی طرح "احسان" کو بھی ایک بہت بڑا سا پریس "الاٹ" کر دیا جائے اور اس افتتاحیہ نویس کو تو ضرور کچھ نہ کچھ مل جانا چاہیئے۔ کیونکہ بہت بڑے مخلص اور پاکستان کے خدائی مسلمان ہیں

> اعوذ برب الناس ... من الجنۃ والناس

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے ؎

قافلہ قادیان کے مختصر کوائف

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے قادیان جانے والے قافلہ کے لئے قریباً ۴۰۰ درخواستیں موصول ہوئی تھیں۔ جن میں سے حکومت کی مقررکردہ حد بندی کے ماتحت صرف پچاس اصحاب کا انتخاب کرنا تھا۔ چنانچہ پچاس افراد کا انتخاب کر کے انہیں اطلاع دی گئی۔ کہ ۲۴ دسمبر کی شام تک سب لوگ لاہور پہونچ جائیں۔ چنانچہ یہ جملہ پچاس افراد ۲۴ دسمبر کی شام تک لاہور پہونچ گئے۔ ان میں تین بوڑھی دیہاتی عورتیں بھی شامل تھیں جو مقدس مقامات کی زیارت کے علاوہ اپنے بچوں کو ملنے کے لئے جا رہی تھیں جو اس وقت قادیان میں درویشی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

حسن اتفاق سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی ایک تقریب کے تعلق میں ۲۴ تاریخ کی شام کو لاہور تشریف لے آئے اور قافلہ کی روانگی کے خیال سے ۲۵ تاریخ کی صبح کو بھی لاہور میں ٹھہر گئے۔ چنانچہ حضور کی نہایت دردمندانہ اور پرسوز دعاؤں کے ساتھ یہ پچاس افراد کا قافلہ ہریکے موٹر ٹرانسپورٹ کمپنی کی لاریوں میں لاہور سے روانہ ہوا۔ یہ قافلہ ۲۵ تاریخ کی صبح کو نو بجے روانہ ہوا اور قافلہ کی کل تعداد ۵۴ تھی۔ کیونکہ پچاس ممبران قافلہ کے علاوہ دو ڈرائیور اور دو کلینر بھی اس قافلہ میں شامل تھے۔

رستہ میں کچھ وقت رکنے کے بعد قافلہ قریباً ساڑھے دس بجے بارڈر پر پہونچا۔ جہاں مسٹر اے جی چیمہ مجسٹریٹ درجہ اول اور مسٹر ایس ایس جعفری ڈپٹی کمشنر لاہور انہیں رخصت کرنے کے لئے پہلے سے پہونچ چکے تھے۔ قافلہ کو الوداع کہنے کے لئے بہت سے دوست بارڈر تک ساتھ گئے۔ ان لوگوں میں یہ خاکسار بھی شامل تھا۔ اور وہاں ہم سب نے روانگی کی آخری دعا کر کے اپنے بھائیوں کو رخصت کیا۔ میری گھڑی کے مطابق ہمارے قافلہ نے دس بجکر پینتیس منٹ پر پاکستان اور ہندوستان کی سرحد کو عبور کیا۔ اور پھر ہم تھوڑی دیر تک ان کی لاریوں کو دیکھتے ہوئے اور دعا کرتے ہوئے لاہور واپس آگئے۔

جیسا کہ پہلے سے پروگرام مقرر تھا اس قافلہ نے ۲۵ دسمبر کو قادیان جا کر ۳۰ دسمبر کو واپس آنا تھا۔ چنانچہ یہ قافلہ دو بجے بعد دوپہر قادیان پہنچ گیا۔ اور سب سے پہلے بہشتی مقبرہ میں جاکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پر دعا کی۔ جہاں قادیان کے بہت سے دوست قافلہ کے استقبال کے لئے پہونچے ہوئے تھے۔ ایک طرف تو بچھڑے ہوئے بھائیوں سے ملاقات دوسری طرف قادیان کا ماحول اور تیسری طرف بہشتی مقبرہ کا مقام ان سب باتوں نے ملکر ایک عجیب وسوز و گداز پیدا کر دیا۔ جو اہل قافلہ کی رپورٹ کے مطابق صرف دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔

بہرحال ہمارے یہ دوست ۳۰ دسمبر کی صبح تک قادیان میں ٹھہرے۔ اور جلسہ کی شرکت کے علاوہ جو حسب دستور ۲۶، ۲۷، ۲۸ تاریخوں میں مقرر تھا۔ ان ایام کو مقامات مقدسہ میں خاص دعاؤں اور عبادت میں گزارا۔ اور سب واپس آنے والے دوست بلا استثنا کہتے ہیں کہ قادیان کے جملہ درویش اپنی جگہ نہایت قربانی اور للہیت کے جذبہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور ان کے اوقات دعاؤں اور نوافل سے اس طرح معمور ہیں۔ جس طرح ایک عمدہ اسفنج کا ٹکڑا پانی سے بھر جاتا ہے۔ اور سب درویش یہ عزم رکھتے ہیں کہ خواہ موجودہ حالات میں ان کا قادیان کا قیام کتنا ہی لمبا ہو جائے۔ وہ انشاء اللہ پورے صبر اور استقلال اور قربانی کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم رہیں گے۔ بلکہ ان میں سے بعض نے اس بات پر حیرت ظاہر کی۔ کہ جب ہم خود انتہائی خوشی اور رضا اور عزم کے ساتھ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے بعض پاکستانی رشتہ داروں کو ہماری وجہ سے کوئی گھبراہٹ ہو

قادیان کے قیام کے دوران میں ہمارے دوستوں کو ان ہندوستانی احمدیوں کی ملاقات کا بھی موقعہ ملا۔ جو ہندوستان کے مختلف صوبوں سے جلسہ کی شمولیت کے لئے قادیان آئے تھے۔ اور ان میں محترمی شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی حیدرآباد دکن اور چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں امیر جماعت احمدیہ کلکتہ اور مولوی بشیر احمد صاحب امیر جماعت دہلی اور حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری اور سیٹھ محمد اعظم صاحب تاجر حیدرآباد دکن اور سید ارشد علی صاحب ارشد تاجر لکھنؤ اور مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ مغربی بنگال بھی شامل تھے۔ اور تین دوست کشمیر سے بھی آئے تھے۔

ان ایام میں قادیان کے ہندوؤں اور سکھوں نے پاکستانی اور ہندوستانی زائرین اور بعض درویشوں کو چائے کی دعوت دی۔ اور اس موقعہ پر ہمارے کئی دوستوں نے جن میں شیخ بشیر احمد صاحب امیر قافلہ پاکستان اور شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری شامل تھے۔ دعوت دینے والوں کا شکریہ ادا کرنے کے علاوہ مناسب رنگ میں تبلیغ بھی کی۔ اور ہمارا جلسہ تو گویا مجسم تبلیغ ہی تھا۔ کیونکہ اس میں بکثرت تعداد غیر مسلموں کی شامل ہوتی تھی۔ اور وہ سب ہمارے مقررین کی تبلیغی تقریروں کو نہایت درجہ توجہ اور سکون سے سنتے رہے۔ بلکہ وہ اس بات کو سخت حیرت کے ساتھ دیکھتے تھے۔ کہ یہ چند گنتی کے مسلمان اس درجہ غیر اسلامی ماحول میں گھرے ہوئے ہیں۔ اور پھر بھی کس جرأت کے ساتھ ہمیں اسلام کا پیغام پہونچاتے۔ اور اسلام زندہ باد کے نعرے لگاتے ہیں۔

ہمارا قافلہ ۳۰ دسمبر کو گیارہ بجے کے قریب قادیان سے روانہ ہو کر چار بجے سہ دوپہر کے قریب رتن باغ لاہور میں پہونچ گیا۔ اور بہت سے دوستوں نے دعا کے ساتھ اس کا استقبال کیا۔ اور پھر محترمی شیخ بشیر احمد صاحب امیر قافلہ اور محترمی میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ رپورٹ دینے کی غرض سے ربوہ بھی پہونچے۔ قافلہ میں شامل ہونے والے اصحاب کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(۱) شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور امیر قافلہ
(۲) مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ مغربی افریقہ حال لاہور
(۳) شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ حال ربوہ ضلع جھنگ
(۴) شیخ محمد عمر صاحب (مہاشہ) مبلغ ربوہ
(۵) مرزا واحد حسین صاحب (گیانی) مبلغ ربوہ
(۶) میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ
(۷) چوہدری محمد احمد صاحب واقف زندگی کارکن تعلیم الاسلام کالج لاہور
(۸) شکیل احمد صاحب مونگھیری لاہور
(۹) منشی عبدالحق صاحب کاتب جودھامل بلڈنگ لاہور
(۱۰) مولوی عطاء اللہ صاحب واقف زندگی ربوہ
(۱۱) چوہدری نور احمد صاحب سابق خزانچی صدر انجمن حال ملتان
(۱۲) چوہدری غلام محمد صاحب کوٹ رحمت خان (شیخوپورہ)
(۱۳) ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم جلیانوالہ (لائلپور)
(۱۴) مرزا مہتاب بیگ صاحب آف قادیان حال سیالکوٹ
(۱۵) مرزا محمد حیات صاحب مالک دواخانہ رفیق حیات حال سیالکوٹ
(۱۶) خواجہ محمد عبداللہ صاحب عرف عبدل جہلم
(۱۷) خواجہ عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ
(۱۸) والدہ عثمان علی درویش بنگالی حال ربوہ
(۱۹) چوہدری فضل احمد صاحب ہیڈ ماسٹر بھکر (میانوالی)
(۲۰) محمد یعقوب صاحب کاتب الفضل لاہور
(۲۱) مستری عبدالحمید صاحب گوجرہ (لائلپور)
(۲۲) ملک نور الحق صاحب دوالمیال جہلم
(۲۳) ملک محمد شفیع صاحب منٹگمری
(۲۴) چوہدری لال خان صاحب کھاریاں (گجرات)
(۲۵) چوہدری فیض احمد صاحب گھٹیالیاں چیف انسپکٹر بیت المال ربوہ
(۲۶) حاجی خدا بخش صاحب میانوالی مہاراں (سیالکوٹ)
(۲۷) مبارک احمد صاحب اعجاز احمد نگر (جھنگ)
(۲۸) عبدالغفار صاحب شادیوال (گجرات)
(۲۹) ملک محمد ابراہیم صاحب لالہ موسیٰ (گجرات)
(۳۰) محمد یوسف صاحب شادیوال (گجرات)
(۳۱) ڈاکٹر برکت اللہ صاحب کوٹ فتح خان (کیمل پور)
(۳۲) مرزا اعظم بیگم صاحب ٹنڈو آدم (سندھ)
(۳۳) میاں مولا بخش صاحب خانقاہ ڈوگراں (شیخوپورہ)
(۳۴) ملک عبدالکریم صاحب ترگڑی (گوجرانوالہ)
(۳۵) شیخ عبدالکریم صاحب چنیوٹ
(۳۶) چوہدری نور محمد صاحب کوئٹہ
(۳۷) مسماۃ غلام فاطمہ صاحبہ پریم کوٹ (گوجرانوالہ)
(۳۸) قاضی مبارک احمد صاحب احمد نگر (جھنگ)
(۳۹) چوہدری محمد خان صاحب بن باجوہ (سیالکوٹ)
(۴۰) منور احمد صاحب پسر مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی چنیوٹ
(۴۱) ملک نیاز محمد صاحب کسووالی (منٹگمری)
(۴۲) ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب لاہور
(۴۳) میاں مبارک احمد صاحب پنڈی چری (شیخوپورہ)
(۴۴) سردار محمد صاحب کھوٹرو چک نمبر ۱۸ (شیخوپورہ)
(۴۵) مسماۃ جیون رتن باغ لاہور
(۴۶) ڈاکٹر محمد دین صاحب ایمن آباد (گوجرانوالہ)
(۴۷) منیر احمد صاحب احمد نگر (جھنگ)
(۴۸) مرزا عبدالمنان صاحب واہ (کیمل پور)
(۴۹) منظور احمد صاحب شیخ پور (گجرات)
(۵۰) ڈاکٹر محمد احمد صاحب حمیدیہ فارمیسی جڑانوالہ (لائلپور)

ان کے علاوہ دو مزید احمدی دوست یعنی مستری عبدالحکیم صاحب لاہور اور میاں نذیر احمد صاحب ڈسکہ کنڈکٹر کی حیثیت میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس سفر کو صرف اہل قافلہ اور اہل قادیان کے لئے بلکہ ساری جماعت

نبوّت کے بارے میں اولیائے امّت کا عقیدہ

(۳)

مندرجہ ذیل تقریر مکرم مولوی عبد المالک صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقعہ پر فرمائی:۔

اولیائے امت نے خاتم النبیین کے معنے بیان کرتے ہوئے خاتم کے حقیقی معنوں تاثیر الشئی کنقش الخاتم کو رد نہیں کیا اور اس کے مجازی معنے المنع اور الاستیثاق کے پیش نظر النبیین کے ال کو یقتلون النبیین بغیر حق کی طرح عہد خارجی کا تسلیم کرتے ہوئے صرف صاحب شریعت رسولوں کی آمد کو ممنوع قرار دیا ہے۔ اور غیر تشریعی نبوت کے امکان کو رد نہیں کیا۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ واخرج ابن ابی شیبۃ عن عائشۃ رضؓ قالت قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ۔ (تفسیر درمنثور زیر آیت خاتم النبیین جلد ۵ صفحہ ۲۰۴)

نیز امام محمد طاہر نے حدیث کی لغت کی کتاب تکملہ مجمع البحار الانوار میں خاتم کے نیچے حضرت عائشہ رضؓ کا یہ قول قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ۔ یعنی یہ تو کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ مگر یہ کبھی نہ کہنا۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ آوے گا۔

(۲) حضرت امام ملا علی قاری اپنی کتاب موضوعات کبیر کے صفحہ ۵۸ و ۵۹ پر آنحضرت صلعم کی حدیث لو عاش ابراھیم لکان صدیقًا نبیا کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ فلا ینافی قولہ خاتم النبیین اذا لمعنیٰ انہ لا یاتی نبی ینسخ ملتہٗ و لم یکن من امتہٖ۔

اس حوالہ میں امام صاحب نے آیت خاتم النبیین کو ناسخ شریعت، غیر امتی نبی کی آمد کو روک ٹھیرایا ہے۔ جس کے صاف اور صریح یہ معنی ہیں۔ کہ آپ کے نزدیک "تابع شریعت محمدیہ امتی نبی کی آمد میں آیت خاتم النبیین روک نہیں"۔ موضوعات کبیر صفحہ ۵۸ و ۵۹

(۳) حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں فرماتے ہیں۔

"ہیچ کمالے غیر از نبوت بالاصالۃ ختم نہ گردیدہ در عہد فیاض بخل و دریغ ممکن نیست۔

(ترجمہ) نبوت کے سوا کوئی کمال نبوت ختم نہیں ہوا۔ کیونکہ مبدء فیاض خدا تعالےٰ میں بخل و دریغ ممکن نہیں۔ (مقامات مظہری مقام ع ــــ)

(۴) عارف ربانی سید عبد الکریم رح فرماتے ہیں:۔ فانقطع حکم نبوۃ التشریع بعدہٗ وکان محمد صلعم خاتم النبیین۔ (الانسان الکامل باب ۳۶)

(۵) حضرت محمد قاسم صاحب نانوتوی اپنی کتاب تحذیر الناس میں فرماتے ہیں۔

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے۔ کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے"۔

اس کے بعد مولوی صاحب موصوف خاتم النبیین کے معنے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

آنحضرت صلعم کی نبوت بالذات ہے۔ اور باقی تمام انبیاء کی نبوتیں بالعرض ہیں۔

پھر صفحہ ۲۸ پر فرماتے ہیں۔ کہ جو معنے آپ نے کئے ہیں۔ اس سے آنحضرت صلعم کی فضیلت انبیاء کے افراد خارجی پر ہی ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ افراد مقدرہ پر بھی ثابت ہوجاتی ہے۔ چنانچہ ان افراد مقدرہ کو پیش نظر رکھ کر فرماتے ہیں۔

"بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"۔

مولوی صاحب کے اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ خاتم النبیین کے معنے آخری نبی جو عوام میں مشہور ہیں۔ درست نہیں۔ اہل فہم کبھی یہ معنی نہ کریں گے۔ کیونکہ یہ آیت مقام مدح میں ہے۔ اور آخری ہونا کوئی امر مظہر فضیلت نہیں نیز یہ کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبی کے آنے سے آنحضرت صلعم کی خاتمیت کے منافی نہیں۔ کیونکہ وہ نبی بالعرض ہوں گے۔ البتہ بالذات نبی کوئی نہ آئے گا۔

(۶) مولوی عبد الحی صاحب فرنگی محلی فرماتے ہیں۔

بعد آنحضرت صلعم کے یا زمانہ میں آنحضرت صلعم کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔

الہامی معنے:۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں۔

"ختم بہ النبیون ای لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ بالتشریع علی الناس۔ آنحضرت صلعم پر نبی ختم ہوگئے۔ یعنی آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں ہوسکتا۔ جس کو خدا تعالےٰ شریعت دے کر لوگوں کی طرف مامور کرے"۔ (تفہیمات الٰہیہ تفہیم ۵۳)

(۸) پیشہ اش اندر ظہور و در کمون
اھد قومی انھم لا یعلمون
باز گشتہ از دم او ہر دو باب
در دو عالم دعوت او مستجاب
بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود
مثل او نے بود نے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست
نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است

آنحضرت صلعم کا پیشہ مبارک خلوت وجلوت میں یہی تھا۔ کہ آپ خدا سے اپنی قوم کے لئے ہدایت طلب کرتے رہتے۔

آپ کی تشریف آوری سے دین و دنیا کے دروازے کھل گئے۔ اور آپ کی دعا دونوں جہانوں میں مقبول ہوئی۔ یعنی اس عالم میں بھی لوگوں کے لئے شفیع ٹھیرے۔ اور آخرت میں بھی۔ یعنی روحانی فیض کی سخاوت کی وجہ سے آپ خاتم النبیین۔ روحانی فیض رسانی میں آپ کے مثل نہ پہلے کوئی کامل انسان اور کامل سخی ہوا۔ نہ آئندہ ہوگا۔

اے دوست جب کوئی شخص کسی صنعت میں دسترس حاصل کرکے درجہ کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ تو کیا تو اس کے متعلق یہ نہیں کہتا۔ کہ اس پر کاریگری ختم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاتم النبیین کا یہی مفہوم لیا ہے۔ آپ استفتا ضمیمہ حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔

ان قال قائل کیف یکون نبی من ھذہ الامۃ وقد ختم اللہ علی النبوۃ فالجواب منہ انہ عزوجل ما سمی ھذا الرجل نبیا الا لاثبات کمال نبوۃ سیدنا خیر البریۃ فان ثبوت کمال النبی لا یتحقق الا بثبوت کمال الامۃ ومن دون ذالک ادعاء محض لا دلیل علیہ عند اھل الفطنۃ ولا معنی ختم النبوۃ علی فردٍ من غیر ان نختم کمالات النبوۃ علی ذالک الفرد ومن کمالات العظمیٰ کمال النبی فی الافاضۃ وھو لا یثبت من غیر نموذج یوجد فی الامۃ۔

(صفحہ ۱۱۶ استفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی)

ترجمہ:۔ اور اگر کوئی یہ اعتراض کرے۔ کہ اس امت سے نبی کیسے آسکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین کہا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے میرا نام صرف اس بات کے لئے رکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کی نبوت کے کمال کو ثابت کرے۔ کیونکہ نبی کا کمال صرف امت کے کمال سے ثابت ہوسکتا ہے۔ ورنہ یہ محض دعویٰ ہوگا۔ جس پر عقلمندوں کے نزدیک کوئی دلیل قائم نہ ہوگی۔ اور کسی فرد پر ختم نبوت کا مفہوم بجز اس کے کچھ نہیں ہوسکتا۔ کہ اس فرد پر نبوت کے کمالات ختم ہوجائیں۔ اور نبوت کے کمالات میں سے نبی کا ایک کمال افاضہ ہے۔ اور وہ بغیر اس کے ثابت نہیں ہوسکتا۔ کہ اس نبی کا کوئی نمونہ امت میں نہ پایا جائے۔

غیر احمدی باب نبوت کے من کل الوجوہ مسدود ہونے کے ثبوت میں ہمارے خلاف یہ کہتے ہیں۔ کہ احادیث میں آنحضرت صلعم لا نبی بعدی فرماتے ہیں۔ اور یہ استدلال کرتے ہیں کہ اس فرمان نبوی صلعم میں لا نفی جنس کا ہے۔ جس نے آنحضرت صلعم کے بعد ہر قسم کے نبی کے ظہور کو روک دیا ہے۔

لیکن تعجب ہے۔ کہ پھر خود ہی مسیح ناصری نبی اللہ کی آمد کے قائل ہیں۔ حالانکہ ان کی دوبارہ آمد کے لحاظ سے تو وہ بھی آنحضرت صلعم کے بعد ہونگے۔ پس جب حضرت عیسیٰ نبی اللہ کی آمد کا استثنا تسلیم کرتے ہیں۔ تو ہمیں کیوں حق نہیں۔ کہ ہم امتی نبی کا استثنار تجویز کریں۔

بات در اصل یہ ہے۔ اس حدیث میں لا نفی جنس موصوف کی نفی کے لئے استعمال ہوا ہے۔ نہ ذات کی نفی کے لئے جیسے حدیث میں آیا ہے۔ اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہٗ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہٗ۔

اس حدیث میں دونوں جگہ لا نفی جنس ہے۔ جو موصوف کی نفی کر رہا ہے۔ یعنی ایسا قیصر و کسریٰ کوئی نہ ہوگا۔ پس لا نبی بعدی کے لحاظ سے یہ معنی ہیں۔ کہ آپ کے بعد آپ جیسا صاحب شریعت نبی کوئی نہیں آسکتا۔

چنانچہ ہمارے معنوں کی تائید مندرجہ ذیل بزرگوں کے اقوال سے ہوتی ہے۔

(۱) حضرت محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں:۔

فما ارتفعت النبوۃ بالکلیۃ۔ لھذا قلنا انما ارتفعت نبوۃ التشریع فھذا معنی لا نبی بعدہٗ۔ فعلمنا ان قولہ لا نبی بعدہٗ ای لا مشرع خاصۃ لانہ لا یکون بعدہٗ نبی ھذا مثل قولہ اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہٗ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہٗ۔

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۷۳ سوال ۱۵)

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۷۳ پر فرماتے ہیں۔

ان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلعم انما ھی نبوۃ التشریع لا مقامھا فلا شرع یکون ناسخًا لشرعہ صلعم ولا یزید فی شرعہ حکمًا اخر وھذا معنی قولہ

(۲)۔ حضرت امام شعرانی الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۲۲ پر فرماتے ہیں:۔

وقولہ صلعم لا نبی بعدی ولا رسول المراد بہ لا مشرع بعدی۔

(۳) امام محمد طاہر گجراتی فرماتے ہیں:۔

ھذا ایضًا لا ینافی حدیث لا نبی بعدی لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کا قول قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ حدیث لا نبی بعدی کے خلاف نہیں۔ کیونکہ اس حدیث سے آنحضرت صلعم کی مراد یہ ہے۔ کہ آپ کے بعد کوئی ناسخ شریعت نہ ہوگا۔

(۴) نواب صدیق حسن خاں صاحب اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۶۲ میں لکھتے ہیں:۔

حدیث لا وحی بعد موتی بے اصل ہے۔ ہاں لا نبی بعدی آیا ہے۔ اس کے معنے نزدیک اہل علم کے یہ ہیں۔ کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ لے کر نہیں آئے گا۔

(۵) غیر احمدی جس قدر احادیث ایسی پیش کرتے ہیں۔ کہ جن میں لا نبی بعدی استعمال ہوا ہے اس کے معنی خود دوسری اسی قسم کی حدیث حل کر دیتی ہے۔ چنانچہ نبراس حنفی عقائد کی مستند کتاب کے صفحہ ۴۴۵ پر یہ حدیث درج ہے۔

سیکون بعدی ثلاثون کذابون کلھم یدعی انہ نبی انہ لا نبی بعدی الا ما شاء اللہ۔

اس حدیث نبراس کے حاشیہ پر یہ معنے لکھے ہیں۔

والمعنی لا نبی بنبوۃ التشریع بعدی الا ما شاء اللہ من الانبیاء الاولیاء۔

ان معنوں میں صاحب نبراس نے انبیاء الاولیاء اصطلاح استعمال کی ہے۔ جو امتی نبی یا ظلی و بروزی کی اصطلاح کی طرح ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ ولی مرتبہ نبوت پاوے۔

الغرض مسئلہ نبوت کے بارے میں اولیاء کے اقوال مذکورہ بالا یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ان کا یہی عقیدہ تھا۔ صاحب شریعت نبی آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نہیں آسکتا۔ اور تابع شریعت محمدیہ نبی کی آمد میں نہ آیت خاتم النبیین روک ہے۔ اور نہ حدیث لا نبی بعدی۔ اور غیر احمدی جو آیت خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے یہ معنے کرتے ہیں۔ کہ باب نبوت من کل الوجوہ مسدود ہے درست نہیں۔

مقام غور ہے۔ کہ خدا تعالے نے آنحضرت صلعم کے لئے سب مسلمانوں کو درود پڑھنے کا حکم دیا۔ اور آنحضرت صلعم نے جو درود شریف ہم کو سکھایا۔ اور جس کو امت محمدیہ کے افراد ہر نماز میں پڑھتے ہیں۔ اور جس کے یہ الفاظ ہیں:۔

اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ اے بے حد حمد و بزرگی والے خدا! آنحضرت صلعم اور آپ کی آل پر ایسی ہی رحمتیں و برکتیں نازل فرما۔ کہ جو حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل فرمائیں۔

اب ظاہر ہے۔ کہ حضرت ابراہیم پر خدا کی یہی فضل و برکت نازل ہوئی۔ کہ اسکی جسمانی اولاد کو مرتبہ نبوت بخشا۔ اب آنحضرت صلعم کو خدا نے عالمگیر نبی بنایا۔ لیکن حضرت ابراہیم قومی نبی تھے۔ آنحضرت صلعم صاحب شریعت کاملہ نبی تھے۔ لیکن حضرت ابراہیم کو کامل شریعت نہ دی گئی تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ نبوت کو قیامت تک ممتد فرمایا۔ لیکن حضرت ابراہیم کا زمانہ نبوت محدود تھا۔ پس وہ کونسی رحمت ہے۔ جو ہم درود شریف کے ذریعہ طلب کرتے ہیں۔ وہ صرف یہی ہے۔ کہ اے خدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آپ کی حیثیت کے مطابق ایسا ہی ذوالآل بنا۔ جیسے ابراہیم کو ذوالآل بنایا۔ آل کے یہی معنی ہیں۔ کہ وہ اپنے باپ کی طرف لوٹے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو مرتبۂ نبوت عطا کیا۔ پس خدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جسمانی اور روحانی آل کو بھی مرتبہ نبوت ملے گا۔ جیسے فرمایا۔ لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روحانی آل کو بھی مرتبہ نبوت عطا فرمایا۔ لیکن حضرت ابراہیم کی اولاد کو نبوت اپنے باپ ابراہیم کے واسطے سے نہیں ملی تھی۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل کو نبوت آپ کے واسطے سے ملے گی۔ وہ نبی تو ہوگا۔ جب لوگ اس کو کہیں گے۔ کہ تو پانچ وقت نماز قرآن پڑھتا ہے۔ تو وہ یہی کہے گا۔ کہ میرا باپ میرا آقا نماز پڑھتا تھا۔ تو نے یہ باتیں کہاں سے سیکھیں۔ وہ یہی کہے گا۔

دیگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستان محمد

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے واسطہ سے آپ کی اولاد آپ کے خلق کی آپ کی روحانیت کی آپ کے [illegible] کی آپ کے کلمہ کی آپ کی شریعت کی بیٹوں کی طرح وارث ہوگی۔

چنانچہ خدا کا پیارا پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا روحانی فرزند کہتا ہے۔

وانی ورثت المال مال محمد

اور اس امام الاصفیاء والاتقیاء حضرت مولٰنا محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء والاتقیاء و سید المرسلین خاتم النبیین ابوالانبیاء کی شان میں فرماتا ہے۔

یارب صل علیٰ نبیک دائما
فی ھذہ الدنیا و بعث ثانی

جناب حضرت محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں:۔

فاراد رسول اللہ صلعم ان یلحق امتہ وھم العلماء الصالحون منھم بمرتبۃ النبوۃ عند اللہ وان لم یشرعوا ...... فقال قولوا اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد ای صل علیہ من حیث مالہ آل کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم ای من حیث انک اتیت آل ابراھیم النبوۃ تشریفا لابراھیم وظھرت نبوتھم بالتشریع وقد قضیت ان لا مشرع بعدی فصل علیّ و علیٰ آلی بان تجعل لھم مرتبۃ النبوۃ عندک وان لم یشرعوا فکان من کمال رسول اللہ صلعم ان الحق آلہ بالانبیاء فی المرتبۃ وزاد علیٰ ابراھیم بان شرعہ لا ینسخ۔

اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید

شکریہ احباب

(از مکرم بابو الٰہی بخش صاحب ریٹائرڈ پوسٹماسٹر مری خال راولپنڈی)

یہ عاجز اکتوبر میں ٹائیفائڈ بخار سے بیمار ہوگیا تھا۔ اور حالت بہت خطرناک ہوگئی تھی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے لکھا گیا۔ اور حضور نے ازراہِ کرم دعا فرمائی نیز حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی خدمت میں بھی دعا کے لئے لکھا گیا۔ اور حضرت میاں صاحب نے کمال مہربانی سے خود بھی بہت دعا فرمائی۔ اور اپنی طرف سے ایک نوٹ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھ کر مزید دعا کی تحریک فرمائی۔ علاوہ ازیں جمعہ کے دن احمدیہ مسجد لاہور میں محترمی شیخ بشیر احمد صاحب کو ارشاد فرما کر اس عاجز کے لئے دعا کے لئے اعلان فرمایا۔ [illegible] جماعت قادیان کی دعا سے مستفید ہونے کے لئے امیر جماعت قادیان کو لکھا گیا۔ اور انہوں نے بھی اس عاجز کے لئے دعا فرمائی۔ اسی طرح احباب جماعت راولپنڈی بھی خاص طور پر دعا فرماتے رہے۔ اور اخبار الفضل میں بھی دعا کے لئے اعلان ہوا۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کے خاص فضل کے ماتحت بہت کثرت سے اس عاجز کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اور میرے نہایت ہی رحیم و کریم محسن رب نے ان سب دردمندانہ دعاؤں کو اپنے خاص فضل سے قبول فرمایا۔ اور مجھے دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اس موقعہ پر جہاں میں اللہ تعالےٰ کے حضور بہت بہت شکر ادا کرتا ہوں۔ جس نے مجھ پر ایک عظیم الشان فضل فرمایا۔ وہاں میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ حضرت میاں بشیر احمد صاحب اور تمام بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت کا بھی بہت شکر گذار ہوں۔ جنہوں نے نہایت مہربانی اور محبت سے میرے لئے بہت دعائیں فرمائیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

سبحان اللہ۔ احمدیت کا تعلق ایسے اخلاص پر مبنی ہے۔ کہ جس کی نظیر دنیاوی رشتوں میں نہیں ملتی۔ میری صحت ابھی کسی قدر کمزور ہے۔ کامل صحت کے لئے احباب اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اعلان ضروری

محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر فیروز الدین احمد صاحب پسر ڈاکٹر جلال الدین صاحب سابق ساکن ہوشیارپور و ملازم حکومت عدن بمعرفت مکرم شیخ محمد حسین صاحب سیکرٹری میونسپل کمیٹی ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے خاوند موصوف فوت ہو چکے ہیں۔ اس لئے ان کی ذاتی امانت مبلغ -/۴۲۶ روپے جو صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ میں ہے۔ مجھے دلائی جائے۔ اور کہ مرحوم کے وارث ان کے علاوہ ان کے چار لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مرحوم کے والدین یا دادا دادی بقید حیات ہوں۔ یا کوئی اور جائز وارث ہو۔ تو وہ تیس یوم تک اطلاع دیں۔ نیز اگر مرحوم کے ذمہ کسی کا قرض ہو۔ تو وہ بھی تیس یوم تک اطلاع دیں۔ ورنہ بعد میں اس ترکہ کی تقسیم شرعی کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔

(ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

وعدے جلد بھجوائے جائیں

تحریک جدید کے وعدوں کی ابھی تک بہت کم فہرستیں موصول ہوئی ہیں۔ اب جبکہ دوست جلسہ سالانہ کے بعد واپس اپنی اپنی جگہ پہنچ چکے ہیں۔ عہدہ دار احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وعدوں کی فہرستیں جلد سے جلد مرتب فرما کر ارسال فرمائیں۔

احباب حضور کے اس ارشاد کو خصوصیت سے مدنظر رکھیں۔ کہ دفتر دوم کی آمد کا کم از کم پانچ لاکھ تک پہنچنا تبلیغی کاموں کو احسن طور پر چلانے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اور اسی کے لئے حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جماعت کے ہر نوجوان کو جو اب برسر روزگار ہو چکا ہے۔ تحریک جدید کے دفتر دوم میں شامل کیا جائے۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

انتقال

میرے بھائی ڈاکٹر اقبال علی غنی ۴ جنوری سنہ ۵۰ء کی شام کو کراچی میں حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہوگئے ہیں۔ مرحوم صحابی اور موصی تھے۔ مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ ڈاکٹر فیض علی صابر مہاجر قادیان الیف ۱۰۵ ماڈل ٹاؤن لاہور۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے
(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۰۸۵:۔ منکہ اللہ رکھی زوجہ محمد عبداللہ صاحب عمر ۶۰ سال ساکن عارف والا ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد اور آمدنی نہیں ہے میرا مہر بذمہ خاوند مبلغ سو روپیہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال لاہور پاکستان کر دی ہے میرے مرنے کے بعد جو جائیداد میری ثابت ہوگی تو صدر انجمن احمدیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔

العبد نشان انگوٹھا اللہ رکھی زوجہ ماسٹر محمد عبداللہ
گواہ شد ماسٹر محمد عبداللہ خاوند موصیہ
گواہ شد: چراغ الدین سیکرٹری جماعت احمدیہ عارف والا بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۱۲۹:۔ منکہ رشید احمد ولد عزیز الدین احمد صاحب راجپوت عمر ۲۵ سال ساکن چوک نواب صاحب موچی گیٹ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۹/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد تین ہزار روپیہ جو نقدی کی صورت میں ہے اور اس روپیہ کو کاروبار میں لگایا ہوا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ۵۰/- روپے ماہوار آمدن پر ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد۔ شیخ رشید احمد صراف اندرون موچی دروازہ چوک نواب صاحب لاہور۔
گواہ شد عزیز الدین احمد والد موصی مذکور بقلم خود
گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۵۱۵:۔ منکہ نور دین ولد الٰہی بخش صاحب قوم اراں عمر ۶۰ سال ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گزارہ اس وقت دس روپے ماہوار آمد پر ہے اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ نور الدین بقلم خود۔
گواہ شد: محمد صدیق بقلم خود۔
گواہ شد:۔ حاکم علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اوکاڑہ۔

کشمیر کی ہندوستانی فوج کیلئے افغانستان میں بھرتی

پشاور ۶ر جنوری۔ معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت افغانستان ملک میں جاری شدہ ہندوستانی افسروں کی اس کوشش کی ہمت افزائی کر رہی ہے کہ افغانستان کے عوام کشمیر میں متعین ہندوستانی فوج میں بھرتی ہونے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ لیکن حکومت افغانستان کی یہ کوشش خاک میں ملتی نظر آ رہی ہے۔

اس وقت ہندوستانی افسر افغانستان کا دورہ کر رہے ہیں اور وہ عوام کو لالچ دے کر ہندوستانی فوج میں بھرتی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن ابھی تک کسی مسلمان نے اپنے آپ کو بھرتی کیلئے پیش نہیں کیا معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی افسر مسٹر مہر چند نے حال ہی میں افغانستان کے جنوبی صوبہ (خوست) کا دورہ کیا تھا۔ اس نے اعلان کیا تھا کہ جو افغان کشمیر کی ہندوستانی فوج میں بھرتی ہوگا اسے ایک سو روپیہ ماہوار تنخواہ اور تین سال تک وفادارانہ خدمت سرانجام دینے پر ۳۰۳ کی ایک بندوق بطور انعام دی جائے گی۔

حکومت افغانستان اس تحریک کی پوری حوصلہ افزائی کر رہی ہے لیکن ابھی تک اسے کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ کیونکہ ابھی تک ایک بھی مسلمان بھرتی ہونے کے لئے پیش نہیں ہوا۔ البتہ صوبہ جنوبی کے تین چار سو ہندو بھرتی ہو چکے ہیں۔

الاسکا کی ترقی پر ایک ارب ڈالر خرچ ہوگا

نیویارک ۶ر جنوری۔ الاسکا کے غیر آباد علاقوں کو ترقی دینے کے لئے ایک ارب ڈالر کے سرمایہ سے ایک وفاقی کارپوریشن قائم کیا جائے گی۔ (استار)

ایران سے برآمد کئے جانے والے سامان پر محصول معاف ہوں گے

طہران ۶ر جنوری۔ یہاں اعلیٰ معاشی مجلس نے ایرانی برآمدی تجارت کو مدد دینے کیلئے دو قدم اٹھائے جانے کی سفارش کی ہے وہ یہ ہیں کہ آئندہ چار سال میں ایران سے برآمد کئے جانے مال کو جنگی اور شہری محصولوں سے مستثنےٰ قرار دیا جائے اور اسی عرصے میں ریل سے بھیجی جانے والی برآمدی اشیا پر ۲۵ فیصدی کم کرایہ لیا جائے بیان کیا گیا ہے کہ ان سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ضروری سرکاری قانون جلد از جلد بنایا جائے گا۔ برآمد کیا جانے والا سامان باندھنے اور پیک کرنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ان کو بھی محصول سے مستثنےٰ قرار دیا جائے گا اور بنک ملی برآمد کرنے والی کمپنیوں کو زیادہ امداد اور قرضے دے گا۔ برآمد کرنے والے تاجروں کو مدد دینے کیلئے تبادلے کی قیمت مارچ ۱۹۵۰ء تک قائم رہے گی اور بعد میں آہستہ آہستہ کم کی جائے گی۔ (دستار)

کشمیر کو اقوام متحدہ کے حوالہ کر دینا چاہیئے

(فیروز خاں نون)

لنڈن ۶ر جنوری۔ آزاد کشمیر مسلم لیگ کے صدر مسٹر فضل شاہ نے کل اسٹار کو مسٹر فیروز خاں نون کے اس خط کے متعلق جو ڈیلی ٹیلیگراف میں شائع ہوا ہے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس مسئلہ میں مسٹر فیروز خاں نون سے بالکل اتفاق کرتا ہوں۔ ملک فیروز خاں نون نے اپنے خط میں کرنل برڈوڈ کے حالیہ شائع شدہ خط پر تبصرہ کیا تھا۔ یہ بتاتے ہوئے کہ خدا دل ہوئے نیویارک میں جنرل میکناٹن سے ملاقات کی مسرت انہیں حاصل ہوئی تھی۔ فیروز خاں لکھتے ہیں کہ جنرل میکناٹن کے راستہ میں سب سے بڑی دشواری یہ خیال ہے کہ ہندوستان پر متنازعہ فیہ سلسلہ میں اقوام متحدہ کی بے بسی بخوبی واضح ہے۔ اس کے سامنے اسرائیل اور اردن کی مثالیں موجود ہیں جنہوں نے اس کے فیصلوں سے سرکشی کی ہے۔ ہندوستان کا قطعی ارادہ نہیں کہ وہ آزاد استصواب رائے کے اس وعدہ کو پورا کرے جو اس نے اقوام متحدہ میں کیا ہے۔ آزاد استصواب رائے کے انعقاد کا واحد راستہ یہ ہے کہ کشمیر سے ہندوستانی اور پاکستانی فوجیں بالکل ہٹالی جائیں اور مہاراجہ اور آزاد کشمیر کی فوجوں کو بھی الگ کر دیا جائے۔ اس کے بعد ہندوستان اور پاکستان سے باہر کے افراد پر مشتمل اقوام متحدہ پولیس کے دستے بھرتی کرے جو ریاست میں امن دوبارہ قائم کریں۔ اور کشمیر کو اقوام متحدہ کے حوالہ کر دینا چاہیئے۔ ایڈمنسٹریٹر کو وہاں کا سول اور فوجی گورنر مقرر کر دینا چاہیئے۔ اور تین سال تک اس رہنے کے بعد استصواب رائے کرانا چاہیئے۔ (اسٹار)

لاہور میں ڈیفنس لیبارٹری کا افتتاح

لاہور ۶ر جنوری۔ مغربی پنجاب کے گورنر سردار عبدالرب نشتر نے آج ڈیفنس لیبارٹری مغربی پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری کی رسم افتتاح سرانجام دی۔ آپ نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان ایک امن پسند ملک ہے اور وہ کسی ملک کے خلاف اس کے دل میں کوئی برا جذبہ کارفرما نہیں۔ یہ ڈیفنس لیبارٹری ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ اور یونیورسٹی کے باہمی تعاون سے قائم ہوئی ہے۔ جہاں اسوقت ۱۲ طالب علم ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کے اعلےٰ افسروں کی رہنمائی میں آتشگیر مادوں کی تحقیق و تفتیش کا کام کر رہے ہیں۔

اس موقعہ پر سر ڈوگلس گریسی کمانڈر انچیف پاکستانی افواج اور دوسرے اعلےٰ فوجی اور شہری حکام نے حصہ لیا۔

سردار عبدالرب نشتر نے فرمایا کہ ملک کے دفاعی شعبوں کو ہر لحاظ سے بہتر بنانے کے لئے کوشش ہو رہی ہے۔

سائنس اور مشینری کے اس زمانہ میں تجربہ کار افسروں کی ضرورت کو کوئی بھی شخص کم ظاہر نہیں کر سکتا۔ یہ خوشی کا مقام ہے کہ حکومت نے اس اہم کام کے لئے نوجوانوں کو ٹریننگ دینے کا کام شروع کر دیا ہے۔

ایران اور روس میں گفت و شنید

طہران ۶ر جنوری۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ بحیرہ کیسپین کی مچھلیوں کے بارے میں ایران اور روس کے درمیان گفت و شنید پھر سے شروع ہو گی۔ کچھ عرصہ ہوا گفت و شنید اس وجہ سے ٹوٹ گئی تھی کہ کیسپین کی مچھلیوں میں ایرانی حقوق میں ایک لاکھ روپیہ کے اضافے کو ناکافی سمجھا گیا تھا۔ (اسٹار)

عراق میں بنک مزید سرمایہ لگائیں گے

بغداد ۶ر جنوری۔ حکومت عراق ایک نیا قانون بنکوں پر کنٹرول کے سلسلہ میں جاری کرنے والی ہے کیونکہ پارلیمنٹ آجکل تعطیل پر ہے۔ اس لئے یہ قانون کابینہ کے جاری کردہ اعلان کی صورت میں ہوگا۔ اس کے تحت عراق میں بنکوں سے کہا جائیگا کہ وہ اپنی جمع کا زیادہ حصہ ملک کی معاشی بحالی میں لگائیں۔ (اسٹار)

پردہ ڈالنا ممنوع

پیرس ۶ر جنوری۔ ایک ۷۵ سالہ قانون کے تحت پولیس کینیز میں اس حکم کا نفاذ کرے گی کہ کوئی ریسٹورنٹ۔ کوئی شبینہ کلب یا شراب خانہ سڑک کی جانب کھلنے والی کھڑکیوں پر پردہ نہ ڈال سکے گا۔ یہ قانون اسلئے پاس کیا گیا تھا۔ کہ پولیس ان کے اندر کا حال دیکھ سکے۔ لیکن ریسٹورنٹ شبینہ کلب اور سینما نے سب پردے ڈالے تھے اور پولیس انہیں نظر انداز کر دیتی تھی۔

لیکن اب فرانس کے وزیر داخلہ جولس موچ نے ان اور دوسری قوانین پر سختی سے عمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسلئے اب پردے اٹھا دیئے جائیں گے اور پولیس کا گذرنے والا سپاہی ان جگہوں کے اندر کا حال دیکھ سکے گا۔ (اسٹار)

امریکہ فارموسا کو فوجی امداد نہیں دے گا۔
صدر ٹرومین کا اعلان

واشنگٹن ۵ر جنوری صدر ٹرومین نے آج پریس کانفرنس میں اس امر کا اعلان کیا کہ امریکہ فارموسا میں کوئی فوجی امداد ارسال نہ کرے گا۔ مسٹر ٹرومین نے مزید فرمایا کہ امریکی حکومت فارموسا میں چینی فوجوں کو کوئی امداد نہ دیگی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس جزیرے کے متعلق امریکہ کی پالیسی واضح ہے

مصری انتخابات میں وفد پارٹی کی فتح اور برطانوی پریس

لندن ۶ر جنوری۔ اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" کا نامہ نگار مقیم قاہرہ نحاس پاشا کی پارٹی کی۔ جسے مصری انتخابات میں قطعی اکثریت حاصل ہوئی ہے کامیابی پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ یہ بات مسلمہ ہے کہ وفد پارٹی مصری تاریخ کے ایک اہم دور میں برسر اقتدار آئی ہے۔ جب کہ فلسطین کی جنگ ہو چکی ہے اور حفاظت عامہ کی حالت بہت خراب ہو چکی ہے۔ جس کی وجہ سے دوسری جنگ کے اختتام کے بعد سے دو وزراء اعظم قتل ہو چکے ہیں۔

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ خانگی امور میں وفد پارٹی لبرل قسم کی مجالس اصلاحات اور خارجی معاملات میں مصر کو بحیرہ روم کی طاقت کی حیثیت سے مغربی بنانے اور برطانیہ کے ساتھ بہتر تعلقات رکھنے کی حامی ہے۔ انتخابات کے نتائج سے برطانوی مصری تعلقات بہتر ہونے کے امکانات بہت بڑھ گئے ہیں — اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم قاہرہ رقمطراز ہے کہ مصری سیاسیات کا طالب علم اس بات پر خوش ہوگا۔ کہ ایک پارٹی کو فیصلہ کن اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔ انہیں خطرہ تھا کہ کہیں مطابقت نہ رکھنے والی پارٹیں اور نہ رضامند شرکا کی مخلوط وزارت نہ بنانی پڑے اور اسکے ساتھ ہی پارلیمنٹ میں ایک ناراض اور رکاوٹ پیدا کرنے والی حزب اختلاف نہ بن جائے۔ جو لوگ وفد پارٹی کے حامی نہیں ہیں وہ بھی وفد پارٹی کے ان دعاوی کو جانچنا چاہتے تھے کہ وہ مصری حکومتوں کے لئے ۱۹۴۵ء سے دردسر مسائل کو حل کر سکتے ہیں

اب یہ امید ہے کہ ملک کے وقار کا احترام کیا جائے گا اور ایک ہوشیار حزب اختلاف پارٹی کے مفادات کو قربان کر کے ملک کے مفادات کو بلند کرے گی۔ اور سابقہ حزب اختلاف کی رکاوٹ ڈالنے والی پالیسی کی مثال کو توڑ دے گی۔ (اسٹار)

اسرائیلی اردن گفتگو سے کسی مصالحت کا بہت کم امکان ہے

۶ر جنوری بیت المقدس سے موصول شدہ تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا بہت کم امکان ہے کہ اسرائیلی اردن گفتگو سے کسی باہمی مصالحت کی صورت نکل سکے گی "ٹائمز" کے نامہ نگار بیت المقدس نے کل یہ خیال ظاہر کیا کہ باہمی اعتماد کی کمی مذاکرات کے خوشگوار نتیجہ کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

نامہ نگار مذکور کا کہنا ہے کہ یہ ظاہر ہے کہ اردن اسرائیلی ارادوں کے متعلق غیر مطمئن ہے اور فلسطینی عربوں کی تسلی کے لئے کسی قسم کی مراعات دینے سے موخر الذکر کے انکار نے مصالحت کے امکانات کو اور بھی کم کر دیا ہے اس کا مزید کہنا ہے کہ ان جماعتوں کے شدید مطالبات جو اسرائیلی پارلیمنٹ کے ایک تہائی عنصر کی نمائندگی کرتے ہیں۔ شاید اسے بالکل ہی ناممکن بنا دیں گے۔

مذاکرات خاصے وسیع پیمانہ پر ہو رہے ہیں جن میں اردن کے لئے سمندری راستہ۔ بحیرہ مردار کے پوٹاش کی مراعات اور بیت المقدس میں عارضی صلح کے موجودہ خط میں ایسی تبدیلی دیوار ندبہ اور قدیم شہر کے یہودی محلہ کو اسرائیل کے اندر لا سکے شامل ہیں۔ (اسٹار)

فضل شاہ کا عزم آزاد کشمیر

لنڈن ۶ر جنوری۔ برطانیہ میں آباد بہت سے کشمیری باشندوں کو اپنے رشتہ داروں کے متعلق ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ملی ہے اسلئے ان کی جانب سے آزاد کشمیر مسلم لیگ کے صدر مسٹر فضل شاہ عنقریب ہی ۶ ہفتہ کے لئے تحقیقات کرنے آزاد کشمیر جانے والے ہیں۔

مسٹر فضل شاہ نے اسٹار کو بتایا کہ "میں ۱۱ر فروری کو کراچی کے لئے روانہ ہو جاؤں گا وہاں سے میں آزاد کشمیری فوجوں کے ہیڈکوارٹر راولپنڈی جاؤنگا۔ اور پھر محاذ کا دورہ کرونگا انڈیا ہاؤس کے سامنے حالیہ مظاہرہ کے سلسلہ میں میرا مقدمہ ۱۴ر فروری کو ہوگا میں عدالت سے اس سے پیشتر مقدمہ کرنے کی اپیل کر رہا ہوں۔ تاکہ میرے کشمیر کے لئے روانہ ہونے سے قبل میری اپیل پر بحث ہو جائے۔ (اسٹار)

جراثیم مارنے کی بہترین دوا

پیرس ۶ر جنوری بیماری کے جراثیم شراب کو ناپسند کرتے ہیں۔ فرانس کی وزارت صحت کے ایک ڈاکٹر نے جو تجربات کئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ شراب میں مہلک ترین کیڑے بھی آدھ گھنٹہ سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے یہ تجربات یہ دیکھنے کے لئے کئے گئے تھے کہ آیا جنگ کی صورت میں دشمن کے ایجنٹ فرانس کے شراب کے ذخیروں میں جراثیم ملا کر بیماری پھیلانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ نصف پانی ملی ہوئی شراب خالص شراب سے زیادہ سرعت سے کیڑوں کو مار دیتی ہے۔ (اسٹار)